البدعة وأهل البدعة في نظر الصحابة وسادات الأئمة

للمؤلف

# بدعت اور اہل بدعت

## اسلام کی نظر میں

تالیف

مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی فاضل مظاہر العلوم سہارنپور

مدیر ماہنامہ الہلال مانچسٹر

مقدمہ

ڈاکٹر علامہ خالد محمود ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

دار المعارف

الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

البدعة واهل البدعة في نظر الصحابة وسادات الامة

المسمّٰى به

# بدعت اور اہلِ بدعت

## اسلام کی نظر میں

تألیف

مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی فاضل مظاہر العلوم سہارنپور

مدیر ماھنامہ "الھلال" مانچسٹر

مقدمہ

ڈاکٹر علامہ خالد محمود ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

دار المعارف

الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

| | |
|---|---|
| نام کتاب ــــــــ | بدعت اور اہل بدعت |
| مصنف ــــــــ | مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی |
| مقدمہ ــــــــ | علامہ خالد محمود صاحب |
| کتابت ــــــــ | حنیف الحق صدیقی |
| صفحات ــــــــ | ۳۲۰ |
| ناشر ــــــــ | دارالمعارف لاہور |
| تعداد ــــــــ | گیارہ سو |
| قیمت اعلیٰ مجلد ــــــــ | ۸۰ / روپے |
| ممالک یورپ | ۸ / پونڈ |

## ملنے کے پتے

دفتر دارالمعارف ۱۱۵ دیو سماج روڈ سنت نگر لاہور

جامعہ ملیہ اسلامیہ لاہور، توحید پارک نزد امامیہ کالونی لاہور

پتہ انگلینڈ میں : اسلامک اکیڈیمی آف مانچسٹر

اس راہ سے جو حافظ ابن تیمیہؒ نے بتائی ہے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔ کیونکہ مولانا احمد رضا خاں مجتہد کے درجے کے نہ تھے۔ حضرت مولانا مرتضیٰ حسن نے علم کے میدان میں انہیں بلاہا پچھاڑا تھا اور وہ کبھی ان کے سامنے ٹھہر نہ سکے تھے۔

## بدعت سے نفرت پیدا کرنے کی راہ

بدعت سے نفرت پیدا کرنے کے لیے سنتوں سے محبت ضروری ہے اور سنت سے محبت کی راہ آپ کو بزرگوں کی صحبت سے ملے گی۔

بندۂ مومن کو چاہیئے کہ بزرگانِ دین نے بدعتوں کی آفتوں کا جو ذکر کیا ہے اسے بار بار پڑھے اور ان بزرگوں کی نسبت سے اپنے دل میں سنت کا نور اتارے۔ یہ وہ راہ ہے جس سے ہر ولی کو گزرنا پڑا ہے۔ اور اس مجاہدے کے بغیر کوئی ساحلِ ولایت پر نہیں اترتا۔

## حضورؐ کی محبت کو سنتوں کی محبت لازم ہے

محب کی نظر میں محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے اپنی ادا اور کنار جس چیز نے بھی اس سے نسبت پائی ہو وہ محب کی نظر میں محبوب ہوگی۔ اس امت کے لیے حضورؐ کے صحابہؓ اور اہلبیتؓ سے محبت کیوں ضروری ہے؟ یہ اس لیے کہ وہ حضورؐ کی نسبت پلستے ہوئے ہیں۔ اب ان کی ادائیں بھی محبوب کی اداؤں کے ساتھ محب کے لیے جاذبِ نظر ہوں گی۔

اسلام میں حضورؐ کی محبت سب بنی نوعِ انسان کی محبت سے اقدم و اولیٰ ہے۔ دل کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں ظاہر میں صرف وہ شخص آپ سے محبت کرنے والا سمجھا جا سکتا ہے جسے آپ کی سنتوں سے پیار ہو۔ اسے صحابہؓ اور اہلبیت کی سنتوں سے پیار ہو اور ان کے طریقوں کے ماسوا دین کے نام پر کیا جانے والا ہر عمل اسے بدعت نظر آئے۔ بدعت سے پیار کرنے والا کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا محب نہیں ہو سکتا۔ جھوٹ اور دھوکا دوسری بات ہے۔

چیز داخل کرتا ہے جو اصلاً اور استنباطاً دین کی نہیں تو وہ حقیقت میں افترا علی الرسول کا مجرم ہے۔ کہ بات تو دین میں کہیں موجود نہیں۔ نہ کتاب و سنت میں نہ مجتہد کے اجتہاد میں مگر وہ اسے دین بنانے پر تلا ہوا ہے۔

## بدعتی کو سُنّی کہنے کا گناہ

اب یہ جانتے ہوئے کہ فلاں فلاں اعمال بدعت ہیں اور ان کے کرنے والے بدعتی ہیں پھر اگر کوئی انہیں سنی کہتا ہے تو کیا اس نے ان تمام بدعات کو سنت نہ کہا اور یہ کہنا کیا افترا علی الرسول نہیں؟ ——— افسوس کہ جو لوگ اصلاً بدعتی نہ تھے وہ ان بدعتیوں کو سنی کہہ کر خود اس الزام کے ملزم ہو گئے جو مولانا احمد رضا خاں پر سالہا سال سے چلا آرہا تھا ——— یاد رکھیے بدعتی کو سنی کہنا سخت گناہ ہے۔

## بدعتی اور کافر میں کس کی صحبت اہلسنت کے لیے زیادہ خطرناک ہے

مومن اور کافر میں فاصلے قطعی ہیں۔ مومن آسانی سے کفر میں نہیں گرتا بخلاف سنی اور بدعتی کے کہ ان میں فاصلے ظنی ہیں۔ دونوں ایک اصل سے وابستگی کے مدعی ہیں اور ان میں اشتباہ بہت جلد راہ پا جاتا ہے۔ بھٹی کے پاس سے گزرنے والا گو قصداً بھٹی کے پاس نہیں آرہا۔ مگر اس کے سفید کپڑوں میں اگر دھوئیں کا کوئی عکس دکھائی دے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ نفوس میں جتنا فاصلہ کم ہوگا اتنا جلدی وہ ایک دوسرے کا اثر قبول کریں گے۔ اب یہ نہیں کہ بدعتی پر سنت کے آثار پھیلیں سنی پر کچھ بدعت کے اندھیرے ضرور پھیلیں گے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

ضرر فساد مبتدع زیادہ از فساد صحبت کافر است [1]

ترجمہ۔ بدعتی کی صحبت کافر کی صحبت سے زیادہ برے اثرات رکھتی ہے۔

---

[1] مکتوبات دفتر اوّل مکتوب ۵۴

## بدعت جہالت کے سائے میں پلتی ہے

کفر کبھی علم کے سایہ میں ٹیڑھی راہ چلتا ہے۔ قادیانیت اور اعتقادِ امامت اسی کفر کی پیداوار ہیں لیکن بدعت ہمیشہ جہالت کے سائے میں پلتی ہے اسے کبھی علم کا سہارا نہیں ملتا۔

برصغیر پاک و ہند میں آپ دیکھیں گے جہاں جہالت کے سائے زیادہ ہیں وہاں بہت سی بدعات آپ کو راہ پاتے ملیں گی اور دیہات اور پسماندہ بستیوں میں جہاں جہالت کے دبیز پردے پڑے ہیں وہاں ملنگوں اور بریلویوں کی بھیڑ زیادہ نظر آئے گی۔ افراد اصولوں پر جمیں تو بیشک ایک قوم ہیں۔ مگر بریلوی جہاں بھی ہوں گے ایک قوم نہیں ایک بھیڑ ہوں گے اور اگر کبھی مقابلے کی نوبت آجائے تو بھیڑ ہوں گے۔

چونکہ دیہات کی آبادی شہروں سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس پر انہوں نے عوامی اکثریت کا دعوے کر رکھا ہے۔ ورنہ علمی پیرایہ میں یہ ایسی اقلیت میں ہیں کہ شاید ہی جہالت میں کبھی کسی کا گراف اتنا نیچا ہوا ہو۔ اب آئندہ ہم انشاء اللہ مسئلہ اکثریت پر بحث کریں گے۔ واللہ ھو الموفق وبہ استعین۔

## بدعت سے بچانے کے لیے علماء حق کی کوششیں

جب کسی علاقے میں بدعت کے اندھیرے پھیلے۔ علمائے حق نے وہاں پوری تندہی سے سنت کے چراغ جلائے اور بدعت کی ظلمت کو کہیں بڑھنے نہیں دیا۔ قرونِ وسطیٰ میں امام ابن تیمیہؒ حنبلی (۷۲۸ھ) علامہ شاطبی مالکیؒ (۷۹۰ھ) نے تحفظِ سنت اور ردِ بدعت پر بنیادی کام کیا ہے۔ حنفیہ کرام میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ (۱۰۳۵ھ) اور حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۱۱۷۶ھ) کے بعد اس میدان کے بطلِ جلیل حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ ہوئے ہیں۔ آپ کے بعد امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے تحفظ سنت پر بڑی محنت فرمائی ہے۔ تاہم حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوریؒ نے براہینِ قاطعہ لکھ کر اہلِ بدعت پر وہ حجت تمام کی کہ اب تک اس کے اثر سے اہلِ بدعت کی نبضیں خاموش ہیں اور حضرت مولانا مرحوم پر الزام تراشی کے سوا اب تک ان سے ان کا کوئی جواب نہیں بن پڑا۔

# عرضِ مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن اور احادیثِ مبارکہ کی تصریحات کے مطابق شرک کی سب سے بڑی فکری اور عملی گمراہی بدعت ہے۔ اس سے اسلام کا چشمۂ صافی گدلا ہو جاتا ہے۔ علماء سوء نے ترویج بدعات سے مسلمانوں کو ایسے عقائد و اعمال میں منہمک کر دیا ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کی نگاہ میں انتہائی ناپسندیدہ ہیں۔ اور اکابرِ امت نے انہیں انتہائی ناپسندیدگی سے دیکھا ہے اور عارفین نے اس سے سوء، کا خاتمہ اندیشہ محسوس کیا ہے۔

بدعات کے ارتکاب سے ایک مسلمان قرآن اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف بدعت کا دروازہ بند کیا ہے بلکہ اس کی پُرزور مخالفت کی ہے اور شدت سے اس کی مذمت کی ہے حدیث پاک میں صاحب بدعت کے لیے سخت وعیدیں وارد ہیں۔ تاکہ کوئی شخص اسلام کے چشمۂ فیض کو میلا کرنے کی جرأت نہ کر پائے۔

معلوم ہونا چاہیے کہ جس طرح توحید کے مقابل لفظ شرک ہے اسی طرح سُنت کے مقابلے میں لفظ بدعت ہے۔ کوئی شخص شرک کرنے کے بعد اپنے آپ کو ہزار اہلِ توحید میں سے سمجھے اس کا ایسا سمجھنا باطل ہوگا۔ اسی طرح بدعات اپنانے کے بعد کوئی لاکھ اپنے آپ کو اہلِ سنت میں سے کہے اس کا یہ اعلان ایک غلط دعوے ہوگا۔ کیونکہ جس طرح شرک نام ہے توحید کی مخالفت کا۔ بدعت نام ہے سنّت کی مخالفت کا — ظاہر ہے کہ سنّت کی مخالفت کرنے والا اہل سنّت اور سُنّی کہلانے کا کسی طرح مستحق نہیں ہو سکتا۔

شیطان لعین نے ابوالہوسوں کو بدعات اختیار کرنے کی ترغیب و تحریص دے کر ایک

ایسے مقام پر لا کھڑا کر دیا ہے جہاں انہیں یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کہ آیا ان کاموں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی مخالفت ہوتی ہے یا نہیں؟ بدعات و محدثات اختیار کرنے پر کیا ہم خدا کی ناراضگی و عتاب کے مستحق تو نہیں ہو رہے ہیں؟ — بدعات کا اندھیرا اس طرح ان کے دل و دماغ پر چھا گیا ہے کہ انہیں اس کا خیال تک نہیں آتا۔ بلکہ طرفہ تماشا یہ ہے کہ یہ لوگ بدعات کو سنت بلکہ حبِ رسول کا تقاضا قرار دیتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

بتلایئے اب توبہ کی توفیق کس کو ہوگی اور کیسے ہوگی؟ اس کا نتیجہ سوائے ہلاکت و بربادی کے اور کیا ہوگا — محدثِ شہیر حضرت مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنیؒ فرماتے ہیں کہ:۔

"بدعت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے اس سے بدتر اور کیا چیز ہو سکتی ہے۔ بدعت ایک مہلک اور متعدی مرض ہے۔ اس کے مریضوں سے متعدی امراض کی طرح دور رہنا چاہیئے۔ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدعتیوں کو دیکھ کر بڑی نفرت کے انداز میں فرمائیں گے "سحقاً سحقاً لمن بدل بعدی" (یعنی جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی اور بدعت پھیلائی وہ مجھ سے دور رہیں دور رہیں) بدعت کو ایجاد کرنے کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ ہمارا کامل دین گویا ابھی ناقص ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں بھی کسی کمی بیشی کی گنجائش ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد گویا نبوت کی ضرورت باقی ہے اور یہ ختم نبوت کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟ بدعت کا اثر نہ صرف مسلمانوں کے اعمال پر ہوتا ہے بلکہ ان کے عقائد پر بھی پڑتا ہے۔ اس لیے بدعت میں غلو کرنے سے یعنی اس کی زیادتی سے سوءِ خاتمہ کا بھی اندیشہ ہے۔"

ہم نے پیشِ نظر رسالہ میں بدعت اور اہلِ بدعت کا احادیث پاک، صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ اور اکابرینِ امت کے ارشادات کی روشنی میں ایک مثبت جائزہ لیا ہے۔ جس سے واضح

ہو جاتا ہے کہ اسلام کی نظر میں بدعت کتنی خبیث اور صاحب بدعت کتنا خبیث العمل ہے۔ نیز چند اشکالات کا بھی جواب دیا ہے جو اس باب میں اہل بدعت پیش کرتے ہیں اس سے جواز بدعات کے دلائل کی حقیقت بھی واضح ہو جائے گی۔

پہلے یہ مضمون برطانیہ کے علمی جریدہ ماہنامہ "الہلال" مانچسٹر ۱۹۸۸ء اور ۱۹۸۹ء کے شماروں میں بالاقساط شائع ہوا۔ قارئین الہلال بالخصوص حضرات علماء کرام نے اسے بہت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور اسے بہت فائدہ مند قرار دیا اور صاحب مضمون کو دعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ اس کتاب کو کتابی شکل وصورت میں شائع کیا جائے تو اس کا نفع عام ہوگا۔

راقم الحروف استاذ محترم مفکر اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ العالی کا بصمیم قلب مشکور ہے کہ آپ نے اس مضمون پر نظر ثانی فرمائی۔ اضافے بھی تجویز فرمائے اور کہیں کہیں اس کی ترتیب بھی بدل دی، پہلی اشاعت ایک پرچے کے حسب حال تھی۔ اسے کتابی شکل میں لانے کے لیے یہ تبدیلی ترتیب بہت مناسب ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اب یہ مضمون نہیں ایک کتاب ہے۔ ایک فصل نہیں ایک باب ہے۔ صرف اتمام حجت نہیں۔ اہل بدعت کے لیے یوم الحساب ہے اور ان کا ہر چھوٹا بڑا اس کے جواب باصواب سے بلاارتیاب لاجواب ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت اہل السنۃ والجماعت کے قلعہ میں بدعت کی نقب لگانے والوں کی ہر کوشش ناکام کرے۔ ہر مسلمان کو شرک و بدعت سے محفوظ رکھے اور اہل بدعت کو بھی صحیح توبہ کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین۔

(حافظ) محمد اقبال رنگونی عفا اللہ عنہ

جمادی الاولی ۱۴۱۰ھ

اس کا یہ قول و عمل لائقِ ردّ ہے یعنی وہ باطل و مردود ہے۔ امام الہجرہ حضرت امام مالکؒ (۱۷۹ھ) فرماتے ہیں کہ :۔

من ابتدع فی الاسلام بدعۃ یراہا حسنۃ فقد زعم ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم خان الرسالۃ لان اللہ تعالیٰ یقول الیوم اکملت لکم دینکم (الآیۃ) فمالم یکن یومئذ دینا فلا یکون الیوم دینا۔[1]

ترجمہ: جو شخص کوئی بدعت اختیار کرتا ہے اور اس کو اچھا سمجھتا ہے تو وہ گویا اپنے عمل سے دعویٰ کرتا ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے (معاذ اللہ) رسالت میں خیانت کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے آج تم پر اپنا دین مکمل کر لیا (پھر فرماتے ہیں کہ) جو کام اس زمانے میں دین نہیں تھا وہ آج بھی دین نہیں بن سکتا۔

قاضی عیاضؒ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں کہ :۔

جس شخص نے دینِ اسلام میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جس کی اصل کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی ظاہری و خفی درجہ میں بھی موجود نہیں ہے تو یہ شخص مردود ہے اس لیے کہ اسلام کامل ہو گیا ہے اور اس کے اندر ایک ذرہ برابر کمی بیشی کی گنجائش باقی نہیں رہی ہے تو گویا کہ وہ شخص شریعت کے اندر غیر پسندیدہ چیز کا اضافہ کرنا چاہتا ہے اور دین آیاتِ اللہ اور احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آثارِ صحابہؓ کی اتباع کا نام ہے۔ اس لیے یہ شخص دائرۂ اسلام سے مردود ہے۔

حضرت علامہ نوویؒ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں کہ :۔

وھذا الحدیث قاعدۃ عظیمۃ من قواعد الاسلام وھو من جوامع کلمہ

---

[1] کتاب الاعتصام للشاطبی جلد اص ۴۹ [2] ریاض الصالحین مترجم جلد اص ۱۴۹

صلی اللہ علیہ وسلم فی رد کل البدع والمخترعات۔ ۱

ترجمہ۔ یہ حدیث شریف اسلام کے اصولوں میں سے ایک عظیم اصل ہے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جامع کلمات مبارک میں سے ہے اس حدیث پاک میں تمام بدعات کی صریح طور پر تردید ہے۔

الحاصل یہ حدیث شریف بدعات کی مذمت اور اُن کی برائی نہایت صراحت سے بیان فرما رہی ہے۔ سو بدعات سے ہمیشہ احتراز کرنا چاہیئے۔

## فی اَمرِنا ھٰذا کا مطلب

اس وقت دُنیا میں لاتعداد نئی ایجادات آچکی ہیں۔ کئی دنیوی کام جو اس وقت نہ تھے آج ہو گئے تو ہر ایک پر بدعت کا فتوے لگانا ٹھیک نہیں ہے۔ بدعت سے مراد دین کے نام پر کوئی ایسا کام ایجاد کرنا جس کا ثبوت دین کی تعلیمات مبارکہ میں نہ ملے نہ حدیث پاک سے اس کا ثبوت ملے۔ نہ آثارِ صحابہؓ میں ضرورت و داعی کے باوجود اس کا کوئی نام و نشان ملتا ہو اور اسے دین بنایا جائے اور نیکی و ثواب سمجھ کر کیا جائے تو یہ وہی بدعت ہے اور اس کا دین قیم سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ حدیث پاک من احدث فی امرنا ھٰذا مالیس منہ فھو رد میں فی امرنا ھٰذا کا مطلب فی دیننا ہی ہے۔ علماء اسلام نے دین کی قید لگا کر اس کی طرف تنبیہ کر دی ہے۔

اب اگلی صدی میں چلیئے۔ علامہ حافظ ابن رجب حنبلیؒ (۷۹۵ھ) اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

کل من احدث فی الدین مالم یاذن بہ اللہ ورسولہ فلیس من الدین من شیء۔ ۲

ترجمہ۔ جس نے دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جس کا حکم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول

---

۱ نووی شرح مسلم جلد ۲ صہ ۷۷ ۲ جامع العلوم والحکم صہ ۵۲

صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیا تو اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔

اسی طرح موصوف لکھتے ہیں کہ بعض الفاظ میں فی امرنا کی جگہ نہایت صراحت کے ساتھ فی دیننا آیا ہے:۔

وفی بعض الفاظہ من احدث فی دیننا مالیس منہ فہو رد۔[۱]

اس سے واضح ہوگیا ہے کہ دینِ حنیف میں ایسی کوئی نئی بات نکالنی جس کی اصل کتاب وسنت سے ثابت نہ ہو قابلِ رد ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہ نہایت ہی بُری ہے۔

اس سے اگلی صدی کی شہادت بھی یہی ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) فی امرنا ھٰذا کی شرح میں لکھتے ہیں:۔

والمراد امر الدین۔[۲]

فی امرنا ھٰذا سے مراد دین کا امر ہے۔ یعنی جس نے دین میں کوئی نئی چیز نکالی تو وہ مردود ہوگی۔

علامہ عزالدین (د ھ) بھی فرماتے ہیں:۔

من احدث فی امرنا ھٰذا ای فی دین الاسلام۔[۳]

سیدنا ملا علی القاری الحنفیؒ (م ۱۰۱۴ھ) ایک حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

قد احدث ای ابتدع فی الدین مالیس منہ۔[۴]

ان چند اقتباسات سے واضح ہوگیا کہ ہر نیا کام بدعت نہیں کہ اس کو بنیاد بنا کر نئے دین کی ترویج کی جائے۔ بلکہ بدعت (جس کی مذمت کی جارہی ہے) وہی ہے جو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر دین حنیف میں نئے سرے سے قائم کی جائے اور اس کی اصل قرآن وسنت میں نہ ملے وہ مردود ہوگی اور اسی کا نام بدعت ہے جو گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔

---

[۱] جامع العلوم ص۵۱ [۲] فتح الباری جلد ۵ ص۳۱۱ [۳] سراج المنیر جلد ۳ ص۳۲۰ [۴] مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ ص۲۳

## اسلام کی دو وزنی چیزیں

یاد رکھیئے اسلام کی دو وزنی چیزیں ہیں جن کو مضبوطی سے تھامنے والا کبھی گمراہی میں نہیں پڑے گا۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

یاایھاالناس انی قد ترکت فیکم ما ان اعتصمتم بہ فلن تضلوا ابدا کتاب اللہ وسنۃ نبیہ۔[۱]

ترجمہ۔ اے لوگو! میں تم میں دو چیزوں کو چھوڑتا ہوں تم جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب اللہ اور دوسری میری سنّت ہے۔

کتاب اللہ کی تفسیر وتشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و اعمال ہیں اور سنّت اسی کا نام ہے اور اسی طریقہ کو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے دیکھا، سنا اور عمل کیا۔ اور اب ان کا عمل اس لائق بن گیا کہ اس پر عمل کرنے والا بھی راہ ہدایت پانے والا ہے۔ اور جنہوں نے ان دونوں وزنی چیزوں اور راہ صحابہؓ سے اعراض کیا وہ خدا کی نظروں میں مبغوض ہیں۔ قرآن کریم نے بہت سے مقامات پر کتاب وسنت اور راہ صحابہؓ کو اپنانے کی تلقین کی ہے اور بتلایا کہ جو شخص اس راہ سے ہٹ گیا اس کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔ قرآن کریم نے اعلان کیا۔

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جہنم وساءت مصیرا ہ

(پ ۵ : النساء، ع ۱۷ آیت ۱۱۵)

ترجمہ۔ اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جب کہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے مومنوں کے راستہ کے خلاف تو ہم حوالہ کر دیں گے اس کو اسی طرف جو

---

[۱] مستدرک حاکم جلد ۱ صفحہ ۹۳ موطا امام مالک صفحہ ۳۶۳